رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۹۲

کتاب نما

جلد ۵ | مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ۔ دھلی | نمبر ۱

شکنتلا

یہ کالی داس کی بہت مشہور تصنیف ہے۔ اس کا ترجمہ دنیا کی تمام شائستہ زبانوں میں ہوچکا ہے۔ اردو میں بھی اس کا وجود ہے لیکن مسخ صورت میں۔ اب پہلی بار سنسکرت کا سید اختر حسین صاحب رائے پوری نے اردو میں ترجمہ کیا ہے اور اس امر کا التزام کیا ہے کہ کالی داس کی خوبیوں کو قائم رکھا جائے۔

حجم ۱۴۶ صفحات

قیمت غیر مجلد ایک روپیہ عہ/

انقلابی شرارے

مصنفہ پرنسپل چھبیلداس مصنف نے ہندوستان جیسے روحانیت پسند اور مطلب پرست ملک میں ان سنہری اپدیشوں سے متاثر ہوکر یہ کتاب ترتیب دی جو روز اخبارات و رسائل میں جلی حرفوں سے لکھے جاتے ہیں اس میں دنیا کے ان بڑے لوگوں کے اقوال درج ہیں جنھوں نے جور و ظلم کے خلاف احتجاج بلند کئے اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی قابل دید کتاب ہے۔

قیمت بارہ آنے ۱۲/

تاریخ دستور حکومت ہند

مؤلفہ ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب ریڈر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن۔ اس میں ابتدائے سلطنت برطانیہ سے اب تک کے دستور و آئین حکومت پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

اردو میں اس موضوع پر ایسی جامع کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔

حجم ۲۵۴ صفحات

قیمت غیر مجلد دو روپے عہ/

مصطفےٰ کمال اور تاریخ ترکی و فلسطین

اس کتاب سے اس انقلاب کی تاریخ معلوم ہوتی ہے جو کہ کیسے ترکی زندہ ہوئی اور دستوری طریقہ کی سلطنت حاصل کی۔ اس سے اس کی شہنشاہی پالیسی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس میں بہت سے ان ممالک کے مقامات اور غیر قوموں کا حال بھی لکھا ہے جن سے ترکوں کو زیادہ سابقہ پڑا۔ نیز ان کی اصلی حال سے بحث کی گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔

قیمت غیر مجلد ایک روپے آٹھ آنہ عہ/

میری جدوجہد

ہر ایڈولف ہٹلر کی وہ معرکۃ الآرا تصنیف جو دنیا بھر کی مہذب زبانوں میں ترجمہ ہوکر ۲۰ لاکھ سے زاید فروخت ہوچکی ہے۔ اور جس کا انگریزی ترجمہ ایک ماہ میں چھ بار چھپا۔ اس میں ان تمام طاقتوں اور حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ایک شاندار کیرکٹر پیدا کرتے ہیں۔ اس سے ہٹلر کے اصول نہایت آسانی سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔

قیمت مجلد دو روپے آٹھ آنے عہ/

محمد علی جناح

جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے محمد علی جناح کی زندگی کے حالات ہیں اس کے پہلے حصہ میں ان خیالات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو غلامانہ ذہنیت و محکومانہ تخیل کو یکسر بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دوسرے حصے میں مسلم لیگ کا وجود محمد علی جناح اور مسلم لیگ کی ان تمام سرگرمیوں کا تذکرہ ہے جو ۱۹۳۸ء تک جاری رہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ عہ/

مذاہب اور انسانیت

اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ "انسانی دھرم" Human ism کا دنیا کے بارہ مشہور مذاہب میں کیا نتیجہ اور بتایا گیا ہے کہ انسانیت کی نشوونما کے سلسلہ میں جن نئے خیالات کا ظہور ہورہا ہے ان کا مقصد بھی ان پرانے مذہبوں کے مقصد کی تکمیل ہے۔ اس کتاب میں ان قابل اعتراض پہلوؤں کی طرف مختصر اشارہ کرتے ہوئے ان کے اوصاف پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اندرون ہند

نامور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم کی جدید تصنیف Inside India کا ترجمہ جو مولوی سید ہاشمی صاحب نے بہت فصیح اور سلیس زبان میں کیا ہے۔ جب موصوفہ جامعہ کی دعوت پر دہلی تشریف لائیں تو انھوں نے اس سلسلہ میں مختلف یونیورسٹیوں میں بھی لکچر دئے اور انھیں اس ملک کے دیکھنے اور یہاں کے نامور اصحاب سے ملنے کا موقع ملا۔ ان کے مشاہدات اور خیالات پڑھنے کے قابل ہیں۔ بہت دلچسپ۔ قیمت غیر مجلد عہ/

انقلاب اور کسانوں کا ہاتھ

اس میں اس تباہ حال طبقہ سے بحث کی گئی ہے جن پر ہندوستانیوں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ پہلے میں کسانوں کے تمام مسائل سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے میں برطانوی سامراج اور کسان کے تعلقات پر بحث ہے۔ اور تیسرے میں قومی تحریک اور کسانوں سے بحث کی گئی ہے۔

قیمت مجلد ایک روپیہ عہ/

افکار سلیم

مجموعہ کلام مولوی سید وحید الدین سلیم مرحوم پانی پتی کے کلام کی خصوصیات اور ان کی نظم کے محاسن مختصراً جیسا کہ مرتب صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ ان کی شاعری نہایت ولولہ انگیز ہیجان خیز اور جذبات سے بھری ہوئی ہے جو زور بیانی، جوش، جلادت اور جو اعلیٰ خیال اعلیٰ قابلیت کا انسان اقبال کے کلام میں پاتا ہے وہی لطافتیں ایک بلند پایہ کو سلیم کی شاعری میں نظر آتی ہیں۔

قیمت۔ تین روپے عہ/

اعلان

(۱) کتاب نما مصنفین اور ناشرین کا اخبار ہے۔
(۲) ہر ماہ کی ۱۶ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
(۳) سالانہ چندہ ۸ / ہے۔

کتاب نما

مکتبہ جامعہ لکھنؤ

اگست سنہ ۳۸ء میں اودھ اور خصوصاً لکھنؤ کے اہل علم اور ارباب ذوق کی خاطر مکتبہ جامعہ کی ایک شاخ لکھنؤ میں قائم کی گئی تھی۔

خوشی کی بات ہے کہ اودھ کے علم دوست حضرات نے توقع سے کہیں زیادہ ہماری مدد کی اور یہ انہیں کی ہمت افزائی کا نتیجہ ہے کہ اس قلیل عرصے میں ہماری یہ شاخ نہ صرف اس قابل ہو گئی کہ وہ اپنے تمام اخراجات خود برداشت کر سکے بلکہ ہر لحاظ سے اس نے وہ ترقی کی ہے جس کی کسی اور ادارے سے اتنی قلیل مدت میں امید نہیں کی جا سکتی۔

اس شاخ کی کوششوں سے ہمیں یو۔ پی گورنمنٹ سے دو بہت بڑی فرمائشیں بھی ملیں۔ جن میں ایک محکمہ توسیع تعلیم کی تھی جس کا تخمینہ تقریباً ۲۸ ہزار روپئے تھا۔ اس فرمائش میں صرف جامعہ کی مطبوعات بعد وضع کمیشن تقریباً ۲۰ ہزار کی شامل تھیں۔ دوسری فرمائش محکمۂ دیہات سدھار کی ہے جس کا تخمینہ ۱۰ ہزار کا ہے۔ انشاء اللہ اس کی تعمیل ایک ہفتہ بعد شروع ہو جائے گی۔

اس میں شک نہیں مکتبہ جامعہ لکھنؤ کا یہ کارنامہ قابل ستائش ہے اور ہم ان کی اس کامیابی پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہماری اصل قوت قوم کا ذوق سلیم ہے، جب تک یہ باقی ہے ہمیں اپنی کسی جدوجہد میں ناکامی نہ ہوگی۔ انشاء اللہ۔

فہرست

جدید مطبوعات اردو مارچ سنہ ۳۹ء تیار ہے۔ ایک کارڈ لکھ کر منگا لیجئے۔

مکتبہ جامعہ

جامعہ

کتاب نما کے علاوہ مکتبہ سے دو رسالے اور نکلتے ہیں پیام تعلیم اور جامعہ۔ جامعہ ادارۂ اجتماعیات کا علمی رسالہ ہے جس میں صرف تاریخی، معاشی اور سیاسی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

پچھلے سال جنوری کا پرچہ خاص طور پر نکالا گیا تھا اس میں سنہ ۳۷ء کے ساری دنیا کے سیاسی حالات و مسائل پر تبصرہ تھا۔ ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ نے اس نمبر کو خاص طور پر پسند کیا تھا۔

اس سال پھر جنوری کا پرچہ اسی انداز پر نکالا گیا ہے۔ اس میں جرمنی، اٹلی، فرانس، برطانیہ، فلسطین، ہسپانیہ، چین و جاپان کے سیاسی اداروں اور ان کی باہمی کشمکش کو دکھایا گیا ہے اور کانگریس، مسلم لیگ، فیڈریشن، پاکستان اور ہندوستان کی سیاسی، معاشی اور علمی مسائل پر کافی بحث کی گئی ہے۔

اسے پڑھ کر ہر شخص دنیا کے سیاسی ماحول سے واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔

پیام تعلیم

یہ پرچہ چھوٹے بچوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں صرف وہی مضامین شائع کئے جاتے ہیں جو بچوں کے لئے دلچسپ اور مفید ہوں۔ اس کی اس خوبی کو دیکھ کر بہت سے تعلیمی محکموں میں یہ پرچہ سرکاری طور پر جاتا ہے۔

حسب دستور حال ہی میں پیام تعلیم کا سالگرہ نمبر شائع ہوا ہے۔ یہ نمبر پچھلے تمام نمبروں سے زیادہ کامیاب اور مقبول ثابت ہوا۔

اس نمبر کے مضامین میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بچوں کے سامنے ایسی ہی مضامین پیش کئے جائیں جنہیں پڑھ کر ان میں فرصت کے وقت اچھے، مفید اور دلچسپ کام کرنے کی عادت پیدا ہو۔

پچھلے مہینے سے اس پرچہ کا ایک خاص ایڈیشن دیہاتی نمبر کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں کسانوں، مزدوروں اور کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے مفید مضامین ہوتے ہیں۔ یو۔ پی کے بہت سے گاؤں میں یہ پرچہ حکومت کی طرف سے جا رہا ہے۔

نئی تعلیم دہلی

ہندوستانی تعلیمی سنگھ کا ماہوار پرچہ ہے۔ اس میں تعلیم اور بنیادی دستکاری پر اچھے اچھے مضامین شائع ہوتے ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ۔ ۔ ۔ عہ ہے۔

سیاسیات پر مکتبہ جامعہ کی چند کتابیں

شہری آزادی	۱۲/
ہندوستان میں برطانوی حکومت	۱۸/
ہندوستان میں دیہی قرض	۱۲/
جدید دستور کا خاکہ	۱۲/
ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ	۱۲/
دیہی صنعتیں	۱۲/
اجتماعی زندگی کی ابتداء	۱۸/
سیاسیات کی پہلی کتاب	۱۲/

گئودان

مکتبہ جامعہ نے منشی پریم چند کی جتنی تصنیفات اب تک شائع کیں سب کی سب بہت پسند کی گئیں۔ حال ہی میں اس نے گئودان شائع کی ہے جو اردو میں پہلی دفعہ چھپ رہی ہے۔

گئودان بھی منشی جی کی اور ناولوں کی طرح دیہات سدھار سے متعلق ہے۔ اس میں دیہات کے بے لوث، سادہ لوح اور ان پڑھ انسانوں کی زندگی کا ذکر ہے۔ یہ دیہات اور اس کی سماجی زندگی کا بہترین نقشہ ہے۔ ایک غریب دیہاتی خاندان اور گاؤں والوں کے تعلقات کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ برائیوں سے نفرت اور خوبیوں سے رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ حجم تقریباً ... صفحات۔ لوازمات زیبائش سے آراستہ۔ قیمت مجلد (عہ)

جدید مطبوعات جامعہ
جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

دنیا کی کہانی ۔ ۔ ۔ مجلد عہ غیر مجلد	عہ
رحمت اللعالمین حصہ اول ۔ ۔ ۔	عہ
تکمیت نسواں	
محاسن اسلام	
تاریخ ہند کی تمہید	۵/
ہندوستان کے آثار قدیمہ	۵/
جوش و عمل	۸/
رفتار زمانہ	۸/
جادو کا جہاز (بچوں کے لئے)	۲/
جھوٹے اور سچے دوست (بچوں کیلئے)	۲/

چند تبصرے

ضرب الامثال ۔ خواجہ عبدالمجید دہلوی کی تصنیف ہے جس میں انھوں نے بعض مشہور امثال کی توجیہ بیان کی ہے اور اس سلسلے میں جو قصہ طلب باتیں تھیں ان کو قلمبند کر دیا ہے۔ اس رسالے میں ۶۰ ضرب الامثال درج ہیں اور ہر ایک کے متعلق وہ واقعہ یا افسانہ بھی بیان کر دیا گیا ہے جس نے اسے مشہور کیا۔ یقیناً یہ کتاب کوئی تاریخی اہمیت نہیں رکھتی، لیکن لکھائی ہی حیثیت سے خوب ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸/) پتہ۔ مکتبہ جامعہ دہلی

نگار ستمبر ۱۹۳۸ء

دلی کی دو سو برس کی تاریخ ۔ مؤلفہ مولوی سید حسن صاحب برنی ایم اے، ایل ایل بی تقطیع چھوٹی ضخامت ۴۴ صفحے، کاغذ کتابت و طباعت بہتر قیمت ۵/ پتہ مکتبہ جامعہ۔ دہلی۔

سید حسن صاحب برنی تیمور کے حملہ سے قبل کی دلی کے آثار و تمدن کی ایک مبسوط تاریخ لکھ رہے ہیں، اس کے بعض ابواب کا خلاصہ انھوں نے جامعہ میں بطور مقالہ پڑھا تھا جسے مکتبہ جامعہ نے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ برنی صاحب نے مقالہ کے شروع میں خود لکھ دیا ہے کہ "اس مختصر مقالہ میں دو سو برس کی ابتدائی تاریخ کا احاطہ ناممکن ہے اور اس کے تمام شواہد و اسناد کا حوالہ اور ان کی جانچ پڑتال دشوار ہے اس لئے اس میں صرف طائرانہ نظر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔" اس لئے علمی نقطۂ نظر سے اس تمام ٹکڑے پر تنقید قبل از وقت ہے۔ اصل کتاب کی اشاعت کے بعد اس کا صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے، بہر حال یہ مختصر رسالہ بھی مفید معلومات سے خالی نہیں ہے، اس میں دلی کی پرانی تاریخ، اس کے آثار ہندوستانی اور اسلامی طرز تعمیر کی خصوصیات اور ان سے ایک دوسرے کا استفادہ، پرانی تاریخوں اور سفر ناموں سے دلی کی مٹی ہوئی عمارتوں اور تیمور سے پہلے کے موجودہ آثار کا سرسری ذکر ہے۔

معارف اکتوبر ۱۹۳۸ء

بیوہ ۔ منشی پریم چند آنجہانی کی تصنیف ہے جو مکتبہ جامعہ کے اہتمام سے شائع ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس میں ایک بیوہ کی دردناک حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یہ موضوع نیا نہیں بلکہ کسی حد تک پامال ہو چکا ہے۔ لیکن فطرت نگار پریم چند نے اسے ایسے ڈھب سے پیش کیا ہے کہ پڑھنے والا یہ کہیں محسوس نہیں کرتا کہ وہ سنی سنائی کہانی پھر سن رہا ہے۔ ہندو سوسائٹی میں بیوہ کی حالت بہت زبوں ہے، خصوصاً نوجوان بیوہ کی۔ اس کہانی کی ہیروئن بھی ایک ایسی ہی بیوہ ہے۔ عزیز رشتہ دار مالدار ہیں مگر شوہر کے انتقال کے بعد اسے چین سے رکھنے کا کوئی روادار نہیں، مصیبت پر مصیبت جھیلنے کے بعد اس کا آخری ٹھکانا ایک آشرم بنتا ہے جہاں وہ اپنی دکھ بھری زندگی کے آخری دن اوروں کی سیوا میں گزارتی ہے۔ کہانی نہایت عبرتناک اور درد انگیز ہے۔ منشی جی نے سوسائٹی کی ردی حالت کا جائزہ سختی سے لیا ہے اور ان تمام عیوب کو بے نقاب کر دیا ہے جو ظاہر داری کے پردے میں پوشیدہ رہتے ہیں۔ کتاب مجلد ہے اور ایک روپے میں مکتبہ جامعہ دہلی سے طلب کی جا سکتی ہے۔

ساقی ستمبر ۱۹۳۸ء

پیام تعلیم دہلی (سالگرہ نمبر) پیام تعلیم بچوں کا بہت ہی مفید اور اچھا رسالہ ہے۔ ہندوستان سے اس وقت بچوں کے جتنے رسائل شائع ہو رہے ہیں ان میں پیام تعلیم کا شمار صف اول میں ہے۔ اس کا سالنامہ ۱۹۳۸ء ہمارے سامنے ہے جو اپنی افادی حیثیت کے اعتبار سے ناقابل مقابلہ ہے اور بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ موجودہ تعلیمی رجحانات کے ساتھ ساتھ دستکاری کی تعلیم کی طرف رغبت دلانا اس خاص نمبر کا مقصد وحید ہے۔ چنانچہ فوٹو گرافی، لکڑی کا کام، فرٹ ورک، کاغذ بنانا، کاغذ کے پھول بنانا، گتے کا کام، کپاس کا کام اور کتائی وغیرہ پر نہایت آسان اور سریع الفہم مضامین لکھے گئے ہیں تاکہ بچوں میں دلچسپی پیدا ہو۔ ان مضامین کے علاوہ جو قصے، ڈرامے، نظمیں اور دوسرے مضامین اس خاص نمبر میں شائع کئے گئے ہیں وہ بھی تمام کے تمام اسی قسم کے ہیں جن سے سالگرہ نمبر کے مقصد پر روشنی پڑتی ہے۔ بچوں، بڑی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ابواب ہیں۔ ہر مضمون کے عنوان کے مطابق ڈیزائن بنوائے گئے ہیں، قصوں کے درمیان واقعاتی تصاویر بچوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے بہت اچھی ہیں، بڑھئی کے کام کے متعلق دو بڑے نقشے دئے گئے ہیں جن میں مختلف قسم کے نمونے ہیں جن کو دیکھ کر بچے بلکہ بڑی عمر کے طلباء ویسے ہی ماڈل تیار کر سکتے ہیں۔ ایک نقشہ سوزن کاری سے بھی متعلق ہے۔ غرض پیام تعلیم کا یہ نمبر اس قدر مفید اور ضروری ہے کہ ہر گھر میں بچوں کے لئے اس کی ایک کاپی رہنی چاہئے، ایک سہ رنگی اور چالیس یک رنگی تصاویر بھی ہیں، حجم ۱۵۰ صفحات قیمت ۸/ منیجر رسالہ پیام تعلیم جامعہ ملیہ دہلی سے طلب فرمایئے۔

شاعر نومبر ۱۹۳۸ء

جلد سازی

جناب سید جمیل احمد نقوی، انچارج اورینٹل سیکشن لٹن لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جلد سازی کا فن کہاں سے شروع ہوا، اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ فن بہت قدیم زمانے سے چلا آتا ہے۔ انگریزی جلد سازی دسویں صدی عیسوی سے شروع ہوتی ہے اور گیارہویں صدی عیسوی کی جلد سازی کے اکثر نمونے دستیاب ہوتے ہیں۔ قدیم قلمی کتابیں تختیہ یا تختہ کی طرح لپٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ حقیقی جلد سازی کی ابتدا اس وقت سے ہوئی ہے جس سے ورقوں کو ایک سائز میں موڑنے کا رواج ہوا اور ان کو یکجا باندھا گیا۔

قدیم زمانہ کے جو نمونے ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سرورق یعنی Covers لکڑی کے بنائے جاتے تھے جو عموماً چمڑے سے بندھے ہوئے تھے اور طرح طرح سے ان کو مزین کیا جاتا تھا۔ ولایت میں مخطوطات کی طرح جلد سازی کا فن بھی مذہبی طبقے کے ہاتھوں میں تھا جنھوں نے اس فن کو ترقی دینے میں بڑا حصہ لیا۔ بارہویں اور تیرہویں صدی میں انگلستان میں جلد سازی کا فن کمال پر تھا۔ ہاتھی دانت کی جلد بندی کی جاتی تھی اور جواہر نگار دھاتوں سے کتابوں کو مزین کیا جاتا تھا۔ ملک فرانس میں بھی ابتدائی جلد سازوں نے بڑے نادر نمونے پیش کئے اور انھوں نے طلائی ورقوں کا دل کھول کر استعمال کیا۔ اس زمانہ میں خوبصورت جلدیں بنوانا ایک قسم کا فیشن ہو گیا تھا۔ امرا اور سلاطین جلدبندی کے اچھے نمونوں پر کافی معاوضہ و انعام دیتے تھے۔ لیکن اٹھارہویں صدی عیسوی میں معمولی جلد بندی یعنی وقتی اور کاغذ سے بندھی ہوئی جلد بندی کا رواج ہو گیا اور آج بھی انگلستان و فرانس سے جو کتابیں شائع ہوتی ہیں ایسی ہی [illegible] جلد بندی بھی کپڑے کی جلد سے کم نہیں ہوتی۔

ہندوستان میں اس فن کی طرف بہت توجہ کی گئی اور بہت زمانہ بعد یہاں اچھی جلد بندی کا رواج ہوا۔ سلاطین مغلیہ کے علمی ذوق، معارف پروری اور قدردانی نے جہاں اور فنون لطیفہ کو عروج بخشا جلد سازی نے بھی پر پرزے نکالے۔ مغلیہ عہد کے مخطوطات کے نادر نمونے جلد کے اعتبار سے بھی نوادر میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں چھاپہ کا رواج انیسویں صدی کے اوائل سے شروع ہوتا ہے لیکن آج بھی ہندوستان میں چھاپہ کی انتہائی مقبولیت و ترویج کے باوجود جس قدر کتابیں شائع ہوتی ہیں تقریباً غیر مجلد ہی شائع ہوتی ہیں۔ اب کچھ دنوں سے چند پبلشنگ اداروں نے مجلد کتابیں شائع کرنے کا التزام کیا ہے۔ انیسویں صدی کے مشہور پبلشنگ ادارے جو انگریزی نمونے پر قائم ہوئے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں یعنی فورٹ ولیم کالج کلکتہ، اسکول بک سوسائٹی کلکتہ، ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی دہلی، سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ وغیرہ۔ ان تمام اداروں کی جو کتابیں شائع ہوتی تھیں قریب قریب سب مجلد ہوتی تھیں اور اس زمانہ میں بھی مضبوطی و خوشنمائی کے اچھے نمونے کہی جا سکتی ہیں۔ اس وقت تک فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے دار التالیف و ترجمہ و نیز کالج کے کتب خانہ کی جس قدر کتابیں مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں ایک سو سال سے زائد مدت گزر جانے کے باوجود ہر حیثیت سے اچھی حالت میں ہیں۔ دوسری ایک خصوصیت یہ ہے کہ تمام و کمال ایک ہی نمونہ کی جلد پیش کرتی ہیں۔ یعنی چمڑے سے بندھی ہوئی جلدیں، پشت پر سنہری حروف میں ہر کتاب کا نام ثبت ہے، اس لئے غالب گمان ہے کہ کالج میں اس مقصد کے لئے ایک الگ شعبہ قائم ہوگا جہاں تمام مطبوعات کالج اور لائبریری کی کتابوں کی جلدیں ایک ہی نمونہ پر بنائی جاتی ہوں گی۔

ہندوستان میں اب بھی ہوشیار جلد ساز قریباً مفقود ہیں۔ یوں تو ہر شہر و قصبہ میں دو ایک کارخانے جلد سازی کے نظر آتے ہیں لیکن وہاں بھی سستی تجارتی کی بھی جلدیں بنا کر ان کی عمروں پر دست بکنے کے ان کو خراب کرنے اور لاپرواہی سے بے اصولی طور پر جلدیں بنا کر ان کی عمریں کم کرنے کا کام زیادہ اچھا ہوتا ہے اور خصوصاً کتب خانوں کے لئے جلد بنانے والے تو نہ ہونے کے برابر ہیں۔

کتب خانوں اور پبلک لائبریریوں کے لئے جلدیں بنانا عام تجارتی جلد سازی سے بالکل مختلف چیز ہے۔ ایسی جلد جو ذاتی و انفرادی استعمال کے لئے کافی مضبوط اور خوبصورت خیال کی جاتی ہے، لائبریری کے لئے ایک حد تک بیکار ہے جہاں ایک ہی کتاب سینکڑوں پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں پہنچتی ہے اور ایسی حالت میں جبکہ پڑھنے والے بسا اوقات کتاب کے استعمال کے طریقوں سے قریب قریب ناواقف ہوتے ہیں۔ ایک لائبریری کی کتاب کے لئے ضروری ہے کہ اس کی جلد صاف اور مضبوط سلائی پائدار اور سامان عمدہ لگا ہو۔

لائبریری کی کتابوں کی جلد بنوانے کے لئے ضروری ہے کہ ہوشیار سے ہوشیار جلد ساز کی خدمات حاصل کی جائیں۔ چھوٹے شہروں اور قصبوں میں عموماً اچھے جلد سازوں کا فقدان ہوتا ہے، ایسے مقامات کے کتب خانوں کے لئے یہ بہتر ہے کہ آمد و رفت کا خرچ برداشت کر کے کسی مشہور جلد ساز کمپنی سے اپنی کتابیں مجلد کرائیں۔ جلد سازی پر خرچ کرنے میں کنجوسی کرنا گویا کتابوں کو بربادی کی طرف لے جانا ہے۔

انگلستان کے کتب خانوں میں کتابوں کی جلد بندی اور مرمت کا مسئلہ خاص اہمیت حاصل کر چکا ہے، اس کے متعلق عرصہ سے غور و خوض کیا جا رہا ہے کہ کس قسم کا سامان قائم و محفوظ رہے اور بار بار اس کی جلد بندی اور مرمت کی نوبت نہ آئے۔ اول تو وہاں ہر کتاب (تقریباً) مجلد ہی شائع ہوتی ہے جو بیس دفعہ کو چالیس دفعہ تک جاری ہو کر خراب نہیں ہونے پاتی، اس کے علاوہ عمدہ عمدہ قسم کے کپڑے اور چمڑے خاص طور پر لائبریری کی کتابوں کی جلدیں بنانے کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے ہندوستان میں اول تو کتابیں غیر مجلد شکل میں شائع ہوتی ہیں اور اس کے بعد ان کی جلد بنوائی بھی جاتی ہے تو ان میں جو سامان و مسالہ لگایا جاتا ہے اس قدر خراب ہوتا ہے کہ بجائے کتاب کو محفوظ و مضبوط کرنے کے اس کو نقصان پہنچانے میں زیادہ ممد و معاون ہوتا ہے۔ ہندوستانی لائبریریوں میں ہندوستان کی تیار شدہ جلد زیادہ سے زیادہ پانچ چھ دفعہ جاری ہونے کے بعد مرمت طلب بلکہ دوبارہ بنائے جانے کے قابل ہو جاتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ہندوستانی جلد ساز عموماً خراب اور ارزاں سامان و مسالہ استعمال کرتے ہیں اور اگر سامان اچھا لگایا بھی گیا تو مشینوں کی عدم موجودگی اور اوزار کی کمی کے باعث خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ ہمارے ملک کے زبوں حال پیشہ وروں میں جلد سازوں کا طبقہ بھی ہے جو افلاس کی وجہ سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

سرکاری کتب خانوں کی جلد بندی عموماً سرکاری چھاپہ خانوں کے شعبہ جلد سازی میں عمل میں آتی ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عمدہ سامان کی افراط، مشینوں اور اوزاروں کی زیادتی اور تمام فنی آسانیوں کے باوجود سرکاری جلد ساز بازاری جلد سازوں سے بھی گئی گزری جلدیں بناتے ہیں۔ سرکاری کتب خانوں کی جلد سازی تو فن سے نابلد جلد سازوں کے چکر میں پھنس کر ہاتھ سے گئی۔ عام کتب خانوں کی جلد سازی کی خرابی جلد سازوں کی باہمی کشمکش اور کساد بازاری کی نذر ہو گئی ہے اور جہاں کی کام اچھا کرنے کی اجازت دیتی ہے اور پیشہ ور کو اچھا سامان لگانے کی ہمت دلاتی ہے

اردو کے سو شعر

اوائل سنہ ۱۹۳۳ء سے ہم نے سو شعر کا سلسلہ شائع کرنا شروع کیا ہے۔ اس وقت تک گیارہ صاحب طرز شعرا یعنی میرؔ۔ دردؔ۔ غالبؔ۔ مومنؔ۔ داغؔ۔ اکبرؔ۔ حسرتؔ۔ جوشؔ۔ جگرؔ۔ فانیؔ اور اصغرؔ کے سو شعر شائع ہو چکے ہیں اور چند ابھی باقی ہیں۔ اس سلسلہ کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی اور اہل ذوق نے اس جدت کو بہت پسند کیا حتیٰ کہ ہماری تقلید میں قریب قریب اسی تعداد میں دوسرے مقامات سے بھی مختلف شعرا کے سو شعر شائع ہو چکے ہیں۔ اس ہمت افزائی کی وجہ سے ہمیں یہ حوصلہ ہوا کہ اب "اردو کے سو شعر" ناظرین کے سامنے پیش کریں۔

اردو زبان یا اردو شاعری کی ابتدا کو اس وقت تک تقریباً ساڑھے تین سو برس ہو چکے ہیں۔ مورخین ادب نے اسے پانچ مختلف دوروں میں تقسیم کیا ہے چنانچہ (دور حاضر کے علاوہ) ہر دور ۷۵ برس پر مشتمل ہے۔ یعنی

(۱) دور موجدین سنہ ۱۶۰۰ء سے سنہ ۱۶۷۵ء تک
(۲) دور متقدمین سنہ ۱۶۷۵ء سے سنہ ۱۷۵۰ء تک
(۳) دور متوسطین سنہ ۱۷۵۰ء سے سنہ ۱۸۲۵ء تک
(۴) دور متاخرین سنہ ۱۸۲۵ء سے سنہ ۱۹۰۰ء تک
(۵) دور حاضر سنہ ۱۹۰۰ء سے اس وقت تک

ان میں سے پہلا دور برائے نام ہے کیونکہ اس زمانہ میں تو اردو شاعری عالم وجود میں آ رہی تھی اور ایک صورت اختیار کر رہی تھی۔ بعد کے چار دور حقیقی دور ہیں۔ اس لئے ہم نے بھی انہیں چار دوروں کے ایک ایک سو اشعار علیحدہ علیحدہ شائع کرنا طے کیا ہے تاکہ ناظرین کو ہر دور کی شاعری کے متعلق کچھ اندازہ کرنے میں سہولت ہو۔ اس کے علاوہ پانچویں جلد ایسے اشعار پر مشتمل ہے جو زبان زد خاص و عام ہیں اور جن میں کسی دور کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی ہے۔

ہم نے اس انتخاب میں صرف غزل کو لیا ہے کیونکہ اردو شاعری کی یہی سب سے مقبول صنف ہے اور اس کے ارتقا کی پوری طرح مظہر بھی ہے۔

اب تک انفرادی طور پر مختلف شعرا کے سو سو شعر شائع کئے گئے۔ ان کے مقابلہ میں مختلف دوروں میں سے سو شعر منتخب کرنا بڑا مشکل کام تھا لیکن کئی ماہ کی مسلسل محنت، مختلف تذکروں، انتخابوں، دیوانوں اور رسالوں کے مطالعہ اور متعدد احباب کی امداد کے بعد ہم اس اہم خدمت کو انجام تک پہنچا سکے ہیں۔

ذوق کا معاملہ بہت عجیب ہے۔ نہ صرف یہ کہ ایک شخص کا مذاق دوسرے سے نہیں ملتا بلکہ خود ایک شخص کا مذاق مختلف عمر یا مختلف ماحول کے ساتھ بدلتا رہتا ہے اس لئے یہ دعویٰ کرنا بالکل غلط ہے کہ جو اشعار ہم پیش کر رہے ہیں وہ بہترین ہیں البتہ اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ یہ اچھے اشعار ہیں اور اگر ان میں سے نصف بھی ہر پڑھنے والے کو پسند آ جائیں تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری محنت رائگاں نہیں گئی۔

اشعار کا انتخاب کرتے وقت ہم نے معیار کے سلسلہ میں کوئی سخت اصول نہیں بنائے لیکن یہ کوشش ضروری کہ ہر دور کے جتنے زیادہ سے زیادہ شعرا کی نمائندگی ہو سکے وہ اچھا ہے۔ اس کے ساتھ یہ لحاظ بھی رکھا ہے کہ کسی ایک شاعر کے اتنے زیادہ شعر نہ آ جائیں کہ وہ اپنے دور پر چھا جائے۔ اس کے باوجود ہمیں اس کا اعتراف ہے کہ دور متوسطین میں میرؔ اور ضرب الامثال میں غالبؔ کے بہت زیادہ اشعار آ گئے ہیں۔

شعر کے متعلق ہم نے یہ معیار پیش نظر رکھا تھا کہ وہ اچھا ہو، عیوب سے پاک ہو، پیچیدہ نہ ہو، شاعر کے خاص رنگ کا مظہر ہو اور مشہور و مقبول ہو چکا ہو۔ لیکن یہ ہم پھر کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان اصولوں کی سختی سے پابندی نہیں کی ہے۔

دور متقدمین ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر ۔ ۔ ۔ ۔ دور متوسطین ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر
دور متاخرین ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر ۔ ۔ ۔ ۔ دور حاضر ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر
ضرب الامثال ۔ ۔ ۴ر

سنہ ۱۹۳۸ء

مکتبہ جامعہ کے لئے یہ سال بہت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوا۔ اس سال مکتبہ نے سنہ ۳۷ء کے مقابلہ میں پندرہ کتابیں زائد شائع کیں یعنی سنہ ۳۸ء کی مطبوعات کی مجموعی تعداد ۳۵ تک پہنچی ہے۔ اس میں مذہبی، علمی، تاریخی، معاشی، سیاسی ہر قسم کی کتابیں شامل ہیں۔ ان کتابوں میں مضامین محمد علیؒ، دلی کا سنبھالا، بڑھاپے کی برکتیں، شہری آزادی، دینی فرض، جوہر قبال، ذکر غالب، اسپرینسر، برطانوی حکومت اور خشی، پریم چند کی بیوہ جیسی اہم کتابیں شامل ہیں۔

ان نئی کتابوں کے علاوہ کم از کم ۵۰ پرانی کتابیں دوبارہ طبع ہوئیں۔

اگر نئی اور پرانی کتابوں کی اشاعت کی مجموعی تعداد دیکھی جائے تو مکتبہ نے اس سال تقریباً سو کتابیں شائع کیں اور ہماری یہ کامیابی کتابوں کی طباعت کتابت کی عمدگی اور جلد سازی کی خوشنمائی کا نتیجہ ہے۔

سنہ ۱۹۳۹ء

یہ ابھی صرف ایک مہینہ گذرا ہے۔ ایک ماہ کے عرصہ میں ہم دس نئی کتابیں، دنیا کی کہانی، الحاسن اسلام [illegible] نسواں اور ہندوستانی وغیرہ شائع کر چکے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس سال کم از کم نئی کتابیں ضرور شائع کر دی جائیں اور اگر ہماری یہی رفتار رہی تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ انشاء اللہ سال رواں میں ہم بہت مفید کام کر سکیں گے۔

بیڑ (دکن)
۲۷ر فروری ۱۹۴۳ء

جناب من زاد لطفکم

سلام علیکم۔ مزاج گرامی۔ ملاحظہ فرمایئے وی۔ پی ۱۵۲۵ مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۴۳ء۔ کتابیں بہت اچھی حالت میں وصول ہوئیں۔ آپ نے جلدیں بہت اچھی تیار کرائیں ہیں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جلدوں کے دیکھتے ہوئے آپ نے قیمت بھی کم لگائی ہے۔

فہرست کتب وصول ہوئی۔ انشاء اللہ بہت جلد مزید کتابیں طلب کروں گا۔ والسلام مع الاکرام

نیاز مند آپ کا

سید منظور حسن نقوی صدر مہتمم تعمیرات عامہ

تعلیمی تاش

اس تاش کی ایجاد نے تعلیمی دنیا میں انقلاب پیدا کردیا ہے ہر ایک کلاس کے طالب علم اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ وکیل بیرسٹر کالجوں کے پروفیسر اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر سب ہی اس تاش سے کھیل سکتے ہیں یہ تاش اس طرح پر تیار کیا گیا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور استاد اپنے شاگرد کے ساتھ کھیل سکتا ہے۔ اس کے کھیلنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ قابلیت بڑھتی ہے۔ کھیل کا کھیل ہے اور تعلیم کی تعلیم بڑے بڑے ماہرین تعلیم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ اس کے ذریعہ سے بچوں کو تعلیم بھی دی جاسکتی ہے۔ کوئی گھر کوئی کلب کوئی مدرسہ اس تاش سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔

کھیلنے کے قاعدے کی کتاب ہر ایک بکس کے ہمراہ مفت دی جاتی ہے۔

قیمت فی بکس بڑا سائز اردو انگریزی ۱۲/ ۔ انگریزی ۱۰/

چھوٹا سائز اردو چھ آنے ۶/

جدید مطبوعات جامعہ

مضامین محمد علی مرتبہ محمد سرور صاحب پروفیسر جامعہ۔ یہ اس دور کی تاریخ ہے جب ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑی اور برسوں کے خوابیدہ مسلمان جاگ اٹھے۔

قیمت مجلد دو روپے (عہ/)

دنیا کی کہانی از پروفیسر محمد مجیب صاحب۔ اس مختصر سی کتاب میں ہزاروں برس کی تاریخ اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ پڑھنے والا بادشاہوں کی لڑائی اور تاریخوں کے گورکھ دھندے میں پڑے بغیر وہ سب سمجھ جاتا ہے جو تاریخ کا اصل مفہوم ہے۔

قیمت دو روپے (عہ/)

شہری آزادی از ڈاکٹر زین العابدین احمد صاحب۔ یہ ایک کتابچہ ہے جس میں بیرونی ممالک کی انجمنوں اور ان کے شہری حقوق کا ذکر کرتے ہوئے اعداد و شمار سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کس طرح موجودہ حکومت ہندوستانیوں کو ان کے ان حقوق سے محروم کرنے کے درپے ہے جن سے ان کی زندگی وابستہ ہے۔ قیمت چھ آنے

ہندوستان میں برطانوی حکومت از ڈاکٹر زین العابدین احمد صاحب۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ برطانیہ نے ہندوستان کو تباہ کردیا ہے لیکن بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ کس طرح اور کس حد تک لوٹا جارہا ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے یہ کتاب پڑھیے جس میں برطانوی سامراج کی اقتصادی و مالی پالیسی کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ قیمت آٹھ آنے

ہندوستان میں دیہی قرض مصنفہ پروفیسر محمد عاقل صاحب ایم اے۔ اس۔ بی سی کتاب میں قرض کے اعداد و شمار سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسان کی کیا حالت ہے اور ایک گاؤں کی تحقیقات پیش کی گئی ہے۔ قیمت چار آنے

ایجنسی کی کتابیں

تسہیل البلاغت۔ یہ سجاد مرزا بیگ دہلوی کے لکچروں کا مجموعہ ہے جو طلبا نظام کالج کو علم بلاغت کی تحصیل میں مدد دینے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ مسائل میں کوئی تبدیلی نہیں لیکن انہیں اس قدر قریب الفہم بنا دیا گیا ہے کہ بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ قیمت تین پیسے (ے؎)

حکمت عملی۔ مصنفہ سجاد مرزا بیگ دہلوی۔ اس کتاب میں انسان کو آزاد دلیر غیرت مند با حوصلہ پر جوش ہونے اور مہمات امور پر نظر رکھنے، جائز آرام اور لذائذ کا حظ اٹھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ قیمت (ے؎)

تمنائے دید۔ از سجاد مرزا بیگ دہلوی۔ مصنف نے دلی اور دل بگی کی مجموعہ سامان تفریح کی یاد میں یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ پڑھتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بھی اسی محفل کا ایک رکن ہے۔ قیمت (۱۰؍)

اتالیق بی بی۔ مصنفہ چودھری محمد علی۔ یہ انگریزی کتاب "کرٹین لکچرز" سے اس خوبی سے ماخوذ کی گئی ہے کہ اصل سے زیادہ خوبی پیدا ہوگئی ہے۔ اس میں شوہروں پر عورتوں کی بے معنی نکتہ چینیوں اور بے جا شکایتوں کا بہت ہی اچھا خاکہ ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)

ن۔ اسلام اور مرزا کی غالب کی شاعری پر ایک مقالہ، لکچر مسلم اکادمی کی محفل میں پڑھا تھا۔ اچھا تبصرہ ہے۔ حجم ۲۳ صفحات اور قیمت چار آنہ (۴؍)

مسلمان تاجداران ہند۔ اس میں تمام مسلمان حملہ آوروں، حاکموں اور تاجداروں کی ایک مکمل فہرست مع ان کے عہد اور مختصر حالات کے درج ہے۔ ہر واقعہ کے سنین عیسوی و ہجری دونوں لکھے گئے ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)

فیروز شاہ۔ ایک دلچسپ اور نتیجہ خیز تاریخی ناول جس میں سلطان فیروز شاہ بہمنی اور راجہ دیورائے والی بیجانگر کے معرکوں کے ساتھ ساتھ تاریخی واقعات حسن و عشق نہایت لطیف پیرائے میں دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ؍)

معاشرت۔ فلسفۂ اخلاق کی ایک نادر و بے بہا کتاب جسے نواب میر اسد علی خاں نے انگلستان کے نامور ریفارمر سرجان لبک کی کتاب "یوز آف لائف" سے اردو میں بخوبی منتقل کیا۔ قیمت دو روپے (عہ؍)

ہندوستان کی موسیقی۔ مصنفہ محمد عبد الحلیم شرر۔ یہ ہندوستانی موسیقی پر ایک مبسوط لکچر ہے جس میں اس کی ابتدا اس کے تغیرات اور اس کی تدابیر ترقی بڑی خوبی و وضاحت سے بتائی گئی ہیں۔ قیمت چار آنہ (۴؍)

ہمارے اسٹاک میں اچھا اضافہ

شرارے۔ ڈاکٹر آہ سیتاپوری کے آگ بھرے ہوئے منتخب افسانوں کا مجموعہ۔ اس میں چند ایسے افسانے بھی ہیں جو انقلاب پرستی کے بجائے سوسائٹی کے عام مذاق کی مطابقت کر رہے ہیں۔ آپ کو ان افسانوں میں روسی انقلابی افسانہ نگار میکسم گورکی کے انداز کی جھلک ملے گی۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

چنگاریاں۔ از پرنسپل چھیل داس۔ اس میں دلچسپ اور عام فہم کہانیوں کے ذریعہ اپنے ہموطنوں کو سیاست اور حکومت کے قوانین کی گہری اور پیچیدہ باتیں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کل کتابیں کہانیاں ہیں۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

سہاگ رات۔ مصنفہ پنڈت کرشنا کانت مالوی۔ اس کتاب میں مراحل زندگی اور تعلقات زن و شوہر کے نکات نہایت خوبی کے ساتھ لطیف پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اور مرد و عورت کی فطری خصوصیات کی نہایت صحیح تصویر اس کتاب میں کھینچی گئی ہے۔ ۲۰۵ صفحات قیمت (ے؎)

خاموش حسن۔ از رابندر ناتھ ٹیگور۔ اس میں موصوف کے دس افسانے ہیں جو زیادہ تر بنگالی زبان سے لئے گئے ہیں اور پوری پوری کوشش کی گئی ہے کہ ان افسانوں میں وہی لطف اور کیفیت رہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

مختار دلہن۔ از محمد مراد دہلوی۔ یہ ایک تربیت یافتہ گھرانے کا قصہ ہے جو ڈرامہ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں خوش زندگی کے بہت سے اہم پہلو نمایاں کئے گئے ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

سراج الدولہ۔ بابو بنکم چندر لاہری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے مشہور ناول "بنگیر شیش نواب" کا ترجمہ۔ یہ ایک تاریخی ناول ہے۔ مترجم نے افسانہ نگار کے اصلی مطلب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس میں سے وہ تمام باتیں نکال دی ہیں جو قرین قیاس نہ معلوم ہوتی تھیں۔ بہت دلچسپ۔ قیمت (عہ)

خواب و خیال۔ منشی پریم چند کی ۹۰ مختصر افسانوں کا مجموعہ۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔۔۔ (عہ)

ای۔ سی۔ ایس۔ از سید علی عباس حسینی۔ اس میں سماجی زندگی کے صرف ان مظاہر کو لیا ہے جن سے بچوں میں خوشی، نوجوانوں میں دلولہ اور بوڑھوں میں تسکین کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ زبان بہت صاف اور سلجھی ہوئی۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

ہندوستان کی مشہور ہستیاں۔ یہ کتاب چھوٹے بچوں کے لئے لکھی گئی۔ اس میں ہندوستان کی چند مشہور ہستیوں کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت چھ آنہ (۶؍)

ماہ عرب۔ مصنفہ سید محمد ہادی صاحب۔ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح اور مختصر حالات درج کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب صرف بچوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ زبان صاف اور عام فہم ہے۔ قیمت دو آنہ (۲؍)

تیرتھ رام فیروزپوری کے چند ناول

زہری بان۔ یہ کتاب مسٹر ایس فلیچر کی زبردست تصنیف "دی ریشم فار لندن" کا ترجمہ ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

ستم ہوش ربا۔ ڈبلیو کلارک رسل کی کتاب "از ہی دی مین" کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت تین روپے (ے؎)

وفا کا پتلا۔ مارس پلانک کے زبردست ناول "دی ریٹرن آف ہارسین لوپن" کا ترجمہ ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

پہلا ہیرا۔ جے ایس فلیچر کے مشہور ناول "بوڈ لنند" کا ترجمہ۔ قیمت دو روپے (عہ)

خونی چکر۔ ہیری ربرٹ رینہارٹ کے جاسوسی ناول کا ترجمہ ایک حیرت انگیز کارنامے کا جو جاسوس جیمز علی طور پر ہوتا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

انمول ہیرا۔ ایک افریقی کروڑپتی ۲ لاکھ کا قیمتی ہیرا لندن لاتا ہے اور وہ پر اسرار طریقے سے غائب کر دیا جاتا ہے پھر دیکھئے عہد حاضر کے سراغرسانوں کے کارنامے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

سنہری بچھو۔ بہت ہی عجیب و حیرت انگیز ناول۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

لعل مقدس۔ ایلن ایڈورڈ کے ایک مشہور ناول "دی ایکیو ذرٹر آف کرسٹس" کا ترجمہ۔ قیمت (عہ)

مدیر۔ محمد یوسف بی۔ اے (جامعہ) — (محبوب المطابع برقی پریس دہلی) — ناشر محمد حفیظ الرحمن (ندوی)